قرآن میں صالح خواتین

مصنف: ڈاکٹر محمد مہدی مرادی خلج
مترجم: مولانا ڈاکٹر گلزار احمد خان

قرآن کریم کی ۶۳ آیتوں میں صالح خواتین کا تذکرہ ہوا ہے جن میں نو خواتین کا ذکر ملتا ہے اور زوجہٴ فرعون کے علاوہ باقی خواتین انبیاء کے خاندان سے تھیں یعنی انبیا کی دادی، ماں، بہن اور بیٹی۔ حضرت موسی کے تعلق سے پانچ عورتوں کا تذکرہ ملتا ہے جن میں جناب موسی کی ماں اور بہن، فرعون کی زوجہ اور جناب موسی کی زوجہ اور ان کی بہن (دختران شعیب) شامل ہیں۔ دوسری چار عورتوں میں ابراہیم پیغمبر کی زوجہ (جناب اسحاق کی والدہ)، جناب زکریا کی زوجہ (جناب یحییٰ کی والدہ)، جناب عمران کی زوجہ (جناب مریم کی والدہ اور حضرت عیسی کی دادی) اور حضرت مریم (حضرت عیسی کی والدہ) شامل ہیں۔ ان میں صرف جناب مریم کا تذکرہ نام کے ساتھ ہوا ہے اور دوسری عورتوں کا تذکرہ ان کے نام کے بغیر ہوا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر خواتین کا تذکرہ ہوا ہے جن میں سے ایک تہائی آیتیں صالح خواتین سے متعلق ہیں۔ اس مقالہ میں پیغمبروں کی تربیت اور پرورش میں ان خواتین کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

قرآن کریم جس دور میں نازل ہوا، اس دور کے معاشرہ میں مردوں کی بالادستی تھی اور عورتیں پست اور ذلیل تصور کی جاتی تھیں، اسی وجہ سے لڑکی کی پیدائش کو بہت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے:

> وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ۔ ترجمہ: اور جب خود ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ خون کے گھونٹ پینے لگتا ہے۔[۱]

۱۔ سورہ نحل، آیت ۵۸

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۔ ترجمہ:
اور جب ان میں سے کسی کو اسی لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے جو مثال انہوں نے رحمان کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور غصہّ کے گھونٹ پینے لگتا ہے۔[1]

قرآن نے ایسے تہذیبی ماحول میں اعتدال کو نظر میں رکھتے ہوئے دو طرح کی عورتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک زنان صالح اور دوسری زنان طالح۔ قرآن کریم کی ۱۹۶ آیتوں میں عورتوں کا تذکرہ ہوا ہے جن میں یہ موضوعات شامل ہیں: خواتین سے متعلق احکام، عورت کی خلقت، خواتین کے حقوق، بہشتی عورتیں، زنان اہل کتاب، زنان مستضعف، پیغمبر اسلام اور دوسرے انبیا کی ازواج، زن و مرد کا باہمی تقابل، مختلف امتوں میں لڑکی کی منزلت، تعدد زوجات، عورت اور مرد کا آپسی تعلق، ہمسر داری، عورتوں کا طلب معاش اور صالح اور غیر صالح خواتین کے کچھ نمونوں کا تذکرہ۔ ان آیات میں نساء، امراۃ، ام، مؤمنات، صالحات، انثی، بنات، زوجہ، اخت وغیرہ الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ صالح اور طالح عورتوں سے متعلق کل ۷۴ آیتیں ہیں جن میں سے ۱۱ آیتیں طالح عورتوں اور ۶۳ آیتیں صالح عورتوں کے لئے ہیں۔ ان دونوں قسم کی آیتوں میں نقطہ اشتراک یہ ہے کہ دونوں کا پیغمبروں سے تعلق ہے۔ جناب نوح اور لوط کی بیوی، عزیز مصر کی بیوی اور ابولہب کی بیوی کا تذکرہ زنان طالح کے ذیل میں ہوا ہے۔ زنان صالح سے متعلق آیتوں میں نو خواتین شامل ہیں: جناب ابراہیم کی زوجہ، جناب موسیٰ کی والدہ اور بہن، فرعون کی زوجہ، جناب شعیب کی بیٹیاں، جناب عمران کی زوجہ (جناب مریم کی والدہ)، جناب مریم، جناب زکریا کی زوجہ (جناب یحییٰ کی والدہ اور جناب مریم کی خالہ)

صالح عورتوں سے مرتبط آیتیں پانچ پیغمبروں سے متعلق ہیں اور سب سے زیادہ حضرت موسیٰ (جناب موسیٰ کی ماں اور بہن، فرعون کی زوجہ اور جناب شعیب کی بیٹیوں) کے تعلق سے ہیں۔ ۳۶ آیتوں میں جناب مریم کا تذکرہ ہوا ہے اور زوجہ فرعون اور عمران کی زوجہ کا دو آیتوں میں ذکر ہوا ہے۔ جناب موسیٰ کی والدہ کے سلسلہ میں نو آیتیں، شعیب کی بیٹیوں کے لئے آٹھ آیتیں، جناب ابراہیم کی زوجہ کے لئے پانچ آیتیں، جناب زکریا کی زوجہ کے لئے چار آیتیں اور جناب موسیٰ کی بہن کے لئے تین آیتیں ہیں۔ اس

۱۔ سورہ زخرف، آیت ۱۷

نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ بعض آیتوں میں ایک سے زیادہ خواتین کا تذکرہ ہوا ہے۔مثال کے طور پر خواہر موسی کا تذکرہ، جناب موسی کی والدہ کے ضمن میں ہوا ہے۔ جناب مریم سے متعلق آیتوں میں ان کو محور بنایا گیا ہے اور انہیں کے ذریعہ ان کے بیٹے جناب عیسی کا تذکرہ ہوا ہے جب کہ دوسری خواتین سے متعلق آیتوں میں ان کا تذکرہ مردوں کے تذکرے کے ذیل میں ہوا ہے۔ہم یہاں تاریخی ترتیب کو مدنظر رکھتے ہوئے ان خواتین کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں:

جناب ابراہیم کی زوجہ

سورہ ہود کی آیت نمبر ۷۱-۷۳ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ-ترجمہ: ابراہیم کی زوجہ اسی جگہ کھڑی تھیں یہ سن کر ہنس پڑیں تو ہم نے انہیں اسحاق کی بشارت دے دی اور اسحاق کے بعد پھر یعقوب کی بشارت دی۔تو انہوں نے کہا کہ یہ مصیبت اب میرے یہاں بچہ ہوگا جب کہ میں بھی بوڑھی ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بالکل عجیب سی بات ہے۔فرشتوں نے کہا کہ کیا تمہیں حکم الہی میں تعجب ہو رہا ہے۔ اللہ کی رحمت اور برکت تم گھر والوں پر ہے۔ وہ قابلِ حمد اور صاحب مجد و بزرگی ہے۔

سورہ ذاریات کی آیت نمبر ۲۹ اور ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ -ترجمہ: یہ سن کر ان کی زوجہ شور مچاتی ہوئی آئیں اور انہوں نے منہ پیٹ لیا کہ میں بڑھیا بانجھ (یہ کیا بات ہے)۔ان لوگوں نے کہا یہ ایسا ہی ہوگا یہ تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے۔ وہ بڑی حکمت والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ان آیتوں میں جناب ابراہیم کی زوجہ کو اسحاق کی پیدائش کی خوشخبری سنائی جارہی ہے۔ ان آیتوں کے مطالعہ سے دو بات سمجھ میں آتی ہے، بانجھ ہونے کے باوجود جناب ابراہیم کی زوجہ کو بیٹے کی خوشخبری دینا اور دوسرے جناب ابراہیم کی زوجہ کا اس بات پر یقین واعتماد۔ روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ جناب ابراہیم کی

زوجہ ان کی چچیری یا خالہ زاد بہن تھیں[۱] اور ان کا نام سارہ تھا[۲]۔ دونوں آیتوں میں پہلے مہمان کی شکل میں جناب ابراہیم پر فرشتوں کے نزول کا تذکرہ ہے۔ جناب ابراہیم نے اپنے مہمانوں کے لئے جنہیں وہ پہنچانتے نہیں تھے، بھیڑ ذبح کیا۔ فرشتوں نے کھانا کھانے سے انکار کیا جس سے جناب ابراہیم پر خوف طاری ہوا اور پھر فرشتوں نے اپنا تعارف کرایا اور اپنے مقصد سے انہیں آگاہ کیا اور بیٹے کی بشارت دی۔

جناب ابراہیم اور ان کی زوجہ کی ظاہری حالت اس بشارت کے متناسب نہ تھی کیونکہ جناب سارہ بوڑھی ہو چکی تھیں اور ان کے شوہر جناب ابراہیم بھی بوڑھے تھے (أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا) اور جناب سارہ اس خوشخبری کو سن کر حیران ہوئیں (إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ)۔ جناب سارہ نے اس خوشخبری کو سن کر بلند آواز سے یا ویلتی کہا اور اپنا منہ پیٹ لیا۔

جناب ابراہیم اور سارہ اس وقت کتنے برس کے تھے، اس بارے میں مورخین میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ ابوالفتوح رازی نے محمد بن اسحاق اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ سارہ ۹۲ یا ۹۳ سال کی تھیں اور جناب ابراہیم ۱۰۰ سال کے تھے۔[۳] تفسیر مجمع البیان نے سارہ کے لئے ۹۸ اور ۹۹ سال اور جناب ابراہیم کے لئے ۹۹، ۱۰۰ اور ۱۲۰ سال نقل کیا ہے۔ منہج الصادقین کی چوتھی جلد صفحہ نمبر ۴۳۸ پر سارہ کو ۹۰ اور ۹۹ سال کا اور جناب ابراہیم کو ۱۰۰، ۱۱۲ اور ۱۲۰ سال کا بتایا گیا ہے۔ علامہ طباطبائی نے اپنی تفسیر میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں لکھا ہے۔

مادر موسی

جناب موسی کی والدہ کا تذکرہ مندرجہ ذیل آیتوں میں موجود ہے:

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ۔ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿۳۸﴾ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿۳۹﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ

۱۔ کاشانی، موسی فتح اللہ، منہج الصادقین فی الزام المخالفین، ج ۴، ص ۴۳۹؛ طبرسی، ابو علی الفضل بن الحسن، مجمع البیان، ج ۱۲، ص ۹۱

۲۔ رازی، ابوالفتوح، روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن، ج ۱۰، ص ۳۰۴؛ مجمع البیان، ج ۱۲، ص ۹۱؛ منہج الصادقین فی الزام المخالفین، ج ۴، ص ۴۳۸؛ طباطبائی، محمد حسین، المیزان، ج ۲۰، ص ۲۰۵؛ نجار، عبدالوہاب، قصص الانبیاء، ص ۱۱۰

۳۔ روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن، ج ۱، ص ۳۰۵-۳۰۶

إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَا مُوسَىٰ۔ ترجمہ: اور ہم نے تم پر ایک اور احسان کیا ہے۔ جب ہم نے تمہاری ماں کی طرف ایک خاص وحی کی کہ اپنے بچہ کو صندوق میں رکھ دو اور پھر صندوق کو دریا کے حوالے کردو۔ موجیں اسے ساحل پر ڈال دیں گی اور ایک ایسا شخص اسے اٹھالے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور موسیٰ کا بھی دشمن ہے اور ہم نے تم پر اپنی محبت کا عکس ڈال دیا تاکہ تمہیں ہماری نگرانی میں پالا جائے۔ اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری بہن جارہی تھیں کہ فرعون سے کہیں کہ کیا میں کسی ایسے کا پتہ بتاؤں جو اس کی کفالت کرسکے اور اس طرح ہم نے تم کو تمہاری ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور تم نے ایک شخص کو قتل کردیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دے دی اور تمہارا باقاعدہ امتحان لے لیا پھر تم اہل مدین میں کئی برس تک رہے اس کے بعد تم ایک منزل پر آگئے اے موسیٰ۔[1]

۞

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۔ترجمہ: اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے بچّہ کو دودھ پلاؤ اور اس کے بعد جب اس کی زندگی کا خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دو اور بالکل ڈرو نہیں اور پریشان نہ ہو کہ ہم اسے تمہاری طرف پلٹا دینے والے اور اسے مرسلین میں سے قرار دینے والے ہیں۔[2]

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ-ترجمہ: اور موسیٰ کی ماں کا دل بالکل خالی ہو گیا کہ قریب تھا کہ وہ اس راز کو

۱۔ سورہ طہٰ، آیت نمبر ۳۷-۴۰

۲۔ سورہ قصص، آیت نمبر ۷

فاش کر دیتیں، اگر ہم ان کے دل کو مطمئن نہ بنادیتے تاکہ وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اور انہوں نے ان کی بہن سے کہا کہ تم بھی ان کا پیچھا کرو تو انہوں نے دور سے موسٰی کو دیکھا جب کہ ان لوگوں کو اس کا احساس بھی نہیں تھا۔ اور ہم نے موسٰی پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ پہلے ہی سے حرام کر دیا تو موسٰی کی بہن نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتہ بتاؤں جو اس کی کفالت کر سکیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں۔ پھر ہم نے موسٰی کو ان کی ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور وہ پریشان نہ رہیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ بہر حال سچّا ہے اگرچہ لوگوں کی اکثریت اسے نہیں جانتی ہے۔[۱]

ان آیتوں میں جناب موسی کی والدہ پر نزول وحی کا تذکرہ ہوا ہے۔ یہ وحی اس وحی سے مختلف ہے جو پیغمبروں سے مخصوص ہے[۲]، اور غریزی وحی بھی نہیں ہے جس میں غیر انسان بھی شامل ہیں[۳] بلکہ خفیہ اشارہ کے معنی میں ہے جس کا تذکرہ سورہ مریم کی گیارہویں آیت میں ہوا ہے[۴] یا الہام کے معنی میں ہے جس کا تذکرہ اس سورہ میں ہوا ہے اور یہ الہام، عام الہام نہیں ہے کیونکہ جناب موسی کی پیدائش اور پرورش اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالی یہ چاہتا ہے کہ مستکبرین پر مستضعفین کا غلبہ ہو جائے۔[۵]

۱۔ سورہ قصص آیت ۱۰ سے ۱۳

۲۔ وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ ترجمہ: اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کی وحی بھیجی تاکہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈرائیں اور اس دن سے ڈرائیں جس دن سب کو جمع کیا جائے گا اور اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے اس دن ایک گروہ جنّت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا۔ (سورہ شوری، آیت ۷)

۳۔ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ۔ ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کو اشارہ دیا کہ پہاڑوں اور درختوں اور گھروں کی بلندیوں میں اپنے گھر بنائے۔ (سورہ نحل، آیت ۶۸)

۴۔ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ۔ ترجمہ: اس کے بعد زکریا محرابِ عبادت سے قوم کی طرف نکلے اور انہیں اشارہ کیا کہ صبح و شام اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہو ۔ (سورہ مریم، آیت ۱۱)

۵۔ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ۔ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔ ترجمہ: اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور بنادیا گیا ہے ان پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کا وارث قرار دیدیں۔ اور انہی کو روئے زمین کا اقتدار دیں اور فرعون وہامان اور ان کے لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھوں سے وہ منظر دکھلائیں جس سے یہ ڈر رہے ہیں۔ (سورہ قصص، آیت ۵-۶)

اس وحی الہامی کی بنیاد پر مادر موسی پر فرض تھا کہ جب تک ان کے بیٹے کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اسے شیر پلائیں اور احساس خطر کے بعد اپنے فرزند کو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل کے سپرد کردیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی الہام کی وجہ سے مادر موسی نے نہ صرف یہ کہ اپنی حاملگی کو مخفی رکھا بلکہ موسی کی پیدائش کے بعد بھی کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلا۔ ان آیات میں جناب موسی کے والد کا تذکرہ نہیں ہوا ہے جس سے مادر موسی کی منزلت اور زیادہ آشکار ہوتی ہے۔ توریت کے سفر خروج میں بعض دائیوں کے تذکرہ موجود ہیں جنہوں نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو دریائے نیل میں ڈالنے سے انکار کیا جن میں سے دو کے نام شفرہ اور فوعہ تھے۔[1]

جناب موسی کی والدہ نے اپنے بیٹے کو ایک ٹوکری میں رکھ کر دریائے نیل کے سپرد کردیا اور اپنی بیٹی سے کہا کہ دور سے اپنے بھائی کا دھیان رکھیں۔ توریت میں اس داستان کو دوسرے طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس روایت کے مطابق جناب موسی کی والدہ لاوی کی بیٹی تھیں۔ جب موسی کی ولادت ہوئی تو انہوں نے تین مہینہ تک اپنے بیٹے کو چھپا کر رکھا لیکن اس سے زیادہ انہیں چھپا نہیں سکیں لہٰذا انہوں نے ایک ٹوکری بنائی اور اپنے بیٹے کو اس میں رکھ کر دریائے نیل کے حوالہ کردیا۔ جناب موسی کی بہن دور سے دیکھ رہی تھیں کہ ان کے ساتھ کیا پیش آتا ہے۔ فرعون کی بیٹی وہاں موجود تھی۔ اس کی دو کنیزیں اس کے پاس تھیں۔ اچانک اس کی نظر اس ٹوکری پر پڑی۔ اس نے ایک کنیز کو حکم دیا کہ اسے کنارے پر لائے۔ توریت میں جناب موسی کے بچانے میں زیادہ تر فرعون کی بیٹی کا نام لیا گیا ہے[2]۔

موسی کی پرورش کے سلسلہ میں ان کی والدہ کا آخری اقدام ان کی کفالت تھا جسے سورہ طہ میں یکفلہ اور سورہ قصص میں یکفلونہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مادر موسی فرعون کے محل میں دایہ کی حیثیت سے آتی ہیں اور اس طرح سے موسی کے ساتھ برتاؤ کرتی ہیں کہ کسی کو شک بھی نہیں ہوتا کہ یہ موسی کی ماں ہیں اور اس طرح سے موسی کی رضاعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالی ان کے عمل کو اپنی طرف نسبت دیتا ہے لتصنع علی عینی۔ قرآنی آیتوں کے مطابق جناب موسی کی والدہ نے زمانہ حمل، دریائے نیل میں ڈالنے سے پہلے مخفیانہ

۱۔ باب ۱، آیت ۱۶

۲۔ ایضاً، باب دوم، آیات ۱-۱۰، باب ششم، آیات ۱۶-۲۰

طور پر رضاعت، ٹوکری بنانے اور دریائے نیل میں ڈالنے اور فرعون کے گھر میں ان کی پرورش کے سلسلہ میں نہایت رازداری اور درایت سے کام لیا تاکہ مستکبرین پر مستضعفین کے غلبہ کا الٰہی وعدہ پورا ہو سکے۔

خواہر موسیٰ

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا جناب موسیٰ کی والدہ سے متعلق آیتوں میں ہی، جناب موسیٰ کی بہن کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں ان کا تذکرہ موجود ہے:

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ۔ ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری بہن جا رہی تھیں کہ فرعون سے کہیں کہ کیا میں کسی ایسے کا پتہ بتاؤں جو اس کی کفالت کر سکے اور اس طرح ہم نے تم کو تمہاری ماں کی طرف پلٹا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں۔[1]

❁

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ۔

ترجمہ: اور انہوں نے اپنی بہن سے کہا کہ تم بھی ان کا پیچھا کرو تو انہوں نے دور سے موسیٰ کو دیکھا جب کہ ان لوگوں کو اس کا احساس بھی نہیں تھا۔ اور ہم نے موسیٰ پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ پہلے ہی سے حرام کر دیا تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھر والوں کا پتہ بتاؤں جو اس کی کفالت کر سکیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں۔[2]

جناب موسیٰ کی والدہ نے ان کو دریائے نیل کے حوالہ کر دیا اور ان کی بہن سے کہا کہ دور سے اپنے بھائی پر نظر رکھیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ ان کا انجام کیا ہوا۔ جناب موسیٰ کی بہن نے دیکھا کہ موسیٰ کو فرعون کے محل میں لے جایا گیا ہے اور دایہ کی تلاش ہے تو انہوں نے دایہ کے طور پر اپنی ماں کو محل میں بھیجا تاکہ وہ اپنے بیٹے کی پرورش کریں اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ کی تقر عینها و لا تحزن۔

۱۔ سورہ طہٰ، آیت ۴۰
۲۔ سورہ قصص، آیت ۱۱ و ۱۲

فرعون کی زوجہ

سورہ قصص کی آیت نمبر ۹ اور سورہ تحریم کی آیت نمبر ۱۱ میں فرعون کی زوجہ کا تذکرہ ملتا ہے:

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ۔ ترجمہ: اور فرعون کی زوجہ نے کہا کہ یہ تو ہماری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے لہٰذا اسے قتل نہ کرو کہ شاید یہ ہمیں فائدہ پہنچائے اور ہم اسے اپنا فرزند بنالیں اور وہ لوگ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے۔[۱]

❁

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ ترجمہ: اور خدا نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی زوجہ کی مثال بیان کی ہے کہ اس نے دعا کی کہ پروردگار میرے لئے جنّت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے کاروبار سے نجات دلادے اور اس پوری ظالم قوم سے نجات عطا کردے۔[۲]

ان آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کہیں بھی زوجہ فرعون کا نام نہیں لیا گیا ہے بلکہ ہر جگہ امراۃ فرعون کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مفسرین نے ابن عباس اور سعد بن جنادہ اور ابو موسی کے ذریعہ پیغمبر اسلامؐ سے منقول روایت سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے فرعون کی زوجہ کا نام آسیہ بتایا ہے۔[۳] صاحب منہج الصادقین کے غیر مستند قول کے مطابق آسیہ قوم بنی اسرائیل سے اور جناب موسی کی پھوپھی تھیں۔[۴]

سورہ قصص کی آیت نمبر ۹ میں موسی کو فرعون کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچانے میں آسیہ کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انہوں نے موسی کو اپنی اور فرعون کی آنکھوں کی ٹھنڈک بتایا اور فرعون کو ان کو گود لینے کا مشورہ دیا تاکہ موسی قتل سے بچ سکیں۔ آسیہ کے ذریعہ موسی کو قتل ہونے سے بچانا حقیقت

۱۔ سورہ قصص، آیت ۹
۲۔ سورہ تحریم، آیت ۱۱
۳۔ مجمع البیان، ج ۱۸، ص ۱۶۴؛ ج ۲۵، ص ۱۵۵؛ منہج الصادقین فی الزام المخالفین، ج ۷، ص ۴۷؛ ج ۹، ص ۳۴۶؛ المیزان، ج ۳۱، ص ۲۵؛ مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونہ، ج ۲۴، ص ۳۰۲
۴۔ منہج الصادقین فی الزام المخالفین، ج ۷، ص ۴۷؛ ج ۹، ص ۳۴۶

میں اس مشن کی تکمیل تھی جس کے تحت مادر موسیٰ اور ان کی بہن نے ان کو بچانے کا ذمہ لیا تھا۔ جناب آسیہ فرعون کے محل میں ناز و نعمت میں رہتے ہوئے بھی اللہ تعالی سے دعا کرتی ہیں کہ انہیں اس نظام سے رہائی ملے اور جنت میں ان کو ایک مکان عطا ہو۔ اسی روح کی بلندی اور اللہ تعالی پر یقین کی وجہ سے آپ فرعون کی ہمنشینی اور دنیاوی آلودگیوں سے محفوظ رہتی ہیں۔ روایتوں کے مطابق آپ کا شمار ان چار بہشتی خواتین میں ہوتا ہے جو ساری عورتوں سے افضل ہیں۔[1]

شعیب نبی کی بیٹیاں

سورہ قصص کی آیت نمبر ۲۳ سے ۲۹ میں جناب شعیب کی بیٹیوں کا تذکرہ ملتا ہے:

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۔ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ۔ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ۔ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۔ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ۔ ترجمہ: اور جب مدین کے چشمہ پر وارد ہوئے تو لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا جو جانوروں کو پانی پلا رہی تھی اور ان سے الگ دو عورتیں تھیں جو جانوروں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیا مسئلہ ہے ان دونوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک پانی نہیں پلاتے ہیں جب تک ساری قوم ہٹ نہ جائے اور ہمارے بابا ایک ضعیف العمر آدمی ہیں۔

۱۔ المیزان، ج ۳۸، ص ۲۳۴؛ تفسیر نمونہ، ج ۲۴، ص ۳۰

موسیٰ نے دونوں کے جانوروں کو پانی پلادیا اور پھر ایک سایہ میں آکر پناہ لے لی۔ عرض کی پروردگار یقینا میں اس خیر کا محتاج ہوں جو تو میری طرف بھیج دے۔ اتنے میں دونوں میں سے ایک لڑکی کمال شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور کہا کہ میرے بابا آپ کو بلا رہے ہیں کہ آپ کے پانی پلانے کی اجرت دے دیں پھر جو موسیٰ ان کے پاس آئے اور اپنا قصّہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں اب تم ظالم قوم سے نجات پا گئے۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا کہ بابا آپ انہیں نوکر رکھ لیجئے کہ آپ جسے بھی نوکر رکھنا چاہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہوگا جو صاحبِ قوت بھی ہو اور امانتدار بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں ان دونوں میں سے ایک بیٹی کا عقد آپ سے کرنا چاہتا ہوں بشر طیکہ آپ آٹھ سال تک میری خدمت کریں پھر اگر دس سال پورے کردیں تو یہ آپ کی طرف سے ہوگا اور میں آپ کو کوئی زحمت نہیں دینا چاہتا ہوں۔ انشاء اللہ آپ مجھے نیک بندوں میں سے پائیں گے۔ موسیٰ نے کہا کہ یہ میرے اور آپ کے درمیان کا معاہدہ ہے میں جو مدّت بھی پوری کردوں میرے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی اور میں جو کچھ بھی کہہ رہا ہوں اللہ اس کا گواہ ہے۔ پھر جب موسیٰ مدّت کو پورا کرچکے اور اپنے اہل کو لے کر چلے تو طور کی طرف سے ایک آگ نظر آئی۔ انہوں نے اپنے اہل سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید اس میں سے کوئی خبر لے آؤں یا کوئی چنگاری ہی لے آؤں کہ تم لوگ اس سے تاپنے کا کام لے سکو۔[1]

قرآن کریم میں جناب شعیب کی بیٹیوں کا نام نہیں ملتا اور ان کے والد کا نام بھی نہیں بتایا گیا ہے لیکن روائی منابع میں جو کہ تفسیر قرآن اور کتب قصص کا ماخذ ہیں، جناب شعیب کی بڑی بیٹی کا نام صفورا، صفیرا، صفرا، صفورہ اور چھوٹی بیٹی کا نام صفیرا، لیا اور صفرا بتایا گیا ہے۔[2] بیشتر مفسرین نے ان کے والد کا نام شعیب بتایا ہے لیکن سعید بن جبیر نے وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے وہ شعیب کی بھتیجی تھیں اور ان کے والد کا نام یثرون یا یثروب تھا کیونکہ اس زمانہ میں جناب شعیب کا انتقال ہوچکا تھا اور مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان سپرد

۱۔ سورہ قصص، آیت نمبر ۲۳ سے ۲۹

۲۔ مجمع البیان، ج ۱۸، ص ۱۸۶؛ منہج الصادقین فی الزام المخالفین، ج ۷، ص ۸۷ و ۸۸؛ تفسیر نمونہ، ج ۱۶، ص ۶۹؛ قصص الانبیاء، ص ۱۶۸

خاک ہو چکے تھے۔ وہب بن منبہ نے توریت کو سند کے طور پیش کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اپنی بیٹیوں کو حضرت موسی کے عقد میں دینے والے کا نام یثرون تھا۔ بعض لوگوں نے اس اختلاف کو سلجھانے کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ لفظ شعیب عربی ہے اور لفظ یثرون سریانی ہے اور دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔[1]

مکتب امامیہ اور اہل سنت کے بیشتر روائی مآخذ نے اس بات کو قبول نہیں کیا ہے ۔ علاوہ ازیں یہ درست ہے کہ قرآن میں شعیب کو ان لڑکیوں کے باپ کے عنوان سے پیش نہیں کیا گیا ہے لیکن دوسری آیتوں میں جناب موسی کے آب مدین پہنچنے کا ذکر ہے اور دوسری آیتوں میں شعیب کو مدین کا رہنے والا بتایا گیا ہے[2] جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان لڑکیوں کے باپ کا نام شعیب ہی رہا ہوگا۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جس روایت میں ان لڑکیوں کے باپ کا نام یثرون بتایا گیا ہے، اسی روایت کے مطابق شعیب مسجد الحرام اور مکہ میں مدفون ہیں جب کہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ شعیب جس علاقہ میں رہتے تھے اسے آج فلسطین کہتے ہیں۔

مذکورہ آیتوں کے مطالعہ سے شعیب کی بیٹیوں کے سلسلہ میں ہمیں چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کسب معاش کے سلسلہ میں ان کی تگ و دو کیونکہ ان کا کوئی بھائی نہیں ہے اور ان کے والد بوڑھے ہو چکے ہیں (ابونا شیخ کبیر)۔ سماجی تعلقات میں حدود کی رعایت بھی ان کا خاصہ ہے۔ جب سارے چرواہے اپنے بھیڑوں کو پانی پلا چکتے تب وہ اپنے جانوروں کو پانی پلاتی تھیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب جناب موسی نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور ان کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ امین ہیں، تب بھی انہوں نے بہت ہی حجب و حیا کے ساتھ موسی سے کلام کیا۔ اس کے علاوہ ماحول اور افراد کی شناخت میں ان کی قدرت تشخیص بھی قابل غور ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ موسی کو ان کی ایمانداری اور طاقت کی وجہ سے اپنے یہاں مزدوری پر رکھ لیں ۔ جناب شعیب نے اسی مشورہ کی بنیاد پر اپنی ایک بیٹی کی شادی اس شرط پر جناب موسی سے کر دی کہ وہ آٹھ یا دس سال ان کے پاس کام کریں۔

۱۔ مجمع البیان، ج۱۸، ص ۱۸۲؛ منہج الصادقین فی الزام المخالفین ، ج۷، ص ۸۷
۲۔ سورہ اعراف، آیت ۸۵؛ سورہ ہود، آیت ۸۴؛ سورہ عنکبوت، آیت ۳۶

عمران کی زوجہ (جناب مریم کی ماں) :

سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۵ اور ۳۶ میں عمران کی زوجہ کا تذکرہ ملتا ہے :

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ترجمہ : اس وقت کو یاد کرو جب عمران کی زوجہ نے کہا کہ پروردگار میں نے اپنے شکم کے بچے کو تیرے گھر کی خدمت کے لئے نذر کر دیا ہے اب تو قبول فرمالے کہ تو ہر ایک کی سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے۔ اس کے بعد جب ولادت ہوئی تو انہوں نے کہا پروردگار یہ تو لڑکی ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں ہو سکتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

امام صادقؑ سے منقول روایت کے مطابق عمران کی زوجہ کا نام حَنّہ تھا۔[1] تفاسیر کے مطابق حنہ سن رسیدہ ہو چکی تھیں لیکن نعمت اولاد سے محروم تھیں ۔آپ نے درگاہ خداوندی میں دعا کی اور یہ نذر مانی کہ اگر وہ صاحب اولاد ہوتی ہیں تو اپنے بچہ کو اللہ کے لئے وقف کردیں گی۔ جب جناب مریم کی ولادت ہوئی تو آپ کی والدہ نے درگاہ خداوندی میں عرض کیا پالنے والے میں نے بیٹی کو جنم دیا ہے اور بیٹا بیٹی کی طرح نہیں ہے لیکن آپ عطائے خداوندی پر راضی وشاکر رہیں۔

جناب مریم

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا صالح خواتین کے سلسلہ میں نازل ہونے والی زیادہ تر آیتیں جناب مریم سے متعلق ہیں۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۵ اور ۳۶ میں بھی جناب مریم کا تذکرہ ہوا ہے جسے اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۳۷، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵ اور ۴۷ بھی جناب مریم سے متعلق ہے۔ سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۵۹ اور ۱۷۱، سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۷، ۷۵، ۱۱۰ اور ۱۱۶، سورہ انبیا کی

۱۔ المیزان، ج ۵، ص ۳۲۷؛ مجمع البیان، ج ۴، ص ۴۵؛ تفسیر نمونہ، ج ۳، ص ۳۹۳۔۳۹۴

آیت نمبر ۹۱، سورہ مؤمنون کی آیت نمبر ۵۰ اور سورہ تحریم کی آیت نمبر ۱۲ میں اور سورہ مریم کی ۱۶ سے ۳۴ آیتوں تک جناب مریم کا تذکرہ ہے۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ ترجمہ: تو خدا نے اسے بہترین انداز سے قبول کرلیا اور اس کی بہترین نشو ونما کا انتظام فرمادیا اور زکریا نے اس کی کفالت کی کہ جب زکریا محراب عبادت میں داخل ہوتے تو مریم کے پاس رزق دیکھتے اور پوچھتے کہ یہ کہاں سے آیا اور مریم جواب دیتیں کہ یہ سب خدا کی طرف ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے رزق بے حساب عطا کردیتا ہے۔[۱]

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ۔ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿۴۳﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۴۴﴾ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔ ترجمہ: اور اس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے مریم کو آواز دی کہ خدا نے تمہیں چن لیا ہے اور پاکیزہ بنادیا ہے اور عالمین کی عورتوں میں منتخب قرار دے دیا ہے۔ اے مریم تم اپنے پروردگار کی اطاعت کرو، سجدہ کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ پیغمبر یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کر رہے ہیں اور آپ تو ان کے پاس نہیں تھے جب وہ قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کی کفالت کون کرے گا اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب وہ اس موضوع پر جھگڑا کر رہے تھے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم خدا تم کو اپنے کلمہ مسیح عیسیٰ ابن مریم کی بشارت دے رہا ہے جو دنیا اور آخرت میں صاحبِ وجاہت اور مقربین بارگاہ الٰہی میں سے ہے۔[۲]

❁

۱۔ سورہ آل عمران، آیت نمبر ۳۷

۲۔ سورہ آل عمران، آیت نمبر ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵

قَالَتۡ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمۡ يَمۡسَسۡنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمۡرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔ ترجمہ: مریم نے کہا کہ میرے یہاں فرزند کس طرح ہوگا جب کہ مجھ کو کسی بشر نے چھوا بھی نہیں ہے۔ ارشاد ہوا کہ اسی طرح خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔[1]

جناب مریم کے سلسلہ میں نازل ہونے والی ۳۶ آیتوں کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱. **مقبول خداوند**: جناب مریم کی ماں ان کی پیدائش پر اظہار تاسف کرتی ہیں کیونکہ انہیں بیٹے کی خواہش تھی تاکہ وہ معبد کے مردانے کاموں میں حصہ لے سکے۔ اللہ تعالی جناب مریم کی والدہ کی خواہش کو قبول کرتا ہے اور جناب مریم کو بطور عابدہ قبول کرتا ہے: فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ۔[2]

۲. **اللہ کی پروردہ**: جناب مریم کی والدہ نے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ مریم کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھے: وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔[3] اللہ تعالی ان کی درخواست کو قبول کرتا ہے اور خود کو مریم کی پرورش کرنے والا بتاتا ہے: وَأَنۡبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا۔[4]

۳. **اللہ تعالی کی خاص نعمتوں کی مالک**: سورہ مائدہ کی ۱۱۰ویں آیت میں جناب مریم کو اللہ تعالی کی خاص نعمتوں کا مالک بتایا گیا ہے: اُذۡکُرۡ نِعۡمَتِیَ الَّتی عَلَیۡکَ وعَلی والِدَتِکَ۔ اور خاص کر بچپن میں ان کے حق میں اپنی رزق کا تذکرہ ہوا ہے: وَجَدَ عِندَهَا رِزۡقًا۔[5]

۴. **منتخب**: جناب مریم کو نہ صرف درگاہ خداوندی میں مقبولیت حاصل تھی بلکہ آپ منتخب خداوند تھیں: يَا مَرۡيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصۡطَفَاكِ۔[6]

۱۔ سورہ آل عمران، آیت نمبر ۴۷
۲۔ سورہ آل عمران، آیت ۳۷
۳۔ سورہ آل عمران، آیت ۳۶
۴۔ سورہ آل عمران، آیت ۳۷
۵۔ سورہ آل عمران: آیت ۳۷
۶۔ سورہ آل عمران، آیت ۴۲

۵. **منتخب زنان عالم**: جناب مریم نہ صرف مقبول درگاہ خداوندی تھیں بلکہ اللہ تعالی نے آپ کو دنیا کی عورتوں میں سے منتخب کیا تھا: وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ۔[۱] شیعہ تفسیروں کے مطابق جناب مریم کا منتخب ہونا صرف اس دور کی خواتین تک محدود ہے۔

٦. **پاک دامن اور طاہر**: حقیقت میں یہ پاکی الٰہی پرورش کا نتیجہ ہے، جس کی وجہ سے جناب مریم ہر طرح کی ناپاکی سے دور ہیں: لَمْ أَكُ بَغِيّاً[۲]، وَلَقَدْ جِئْتِ شَيْئاً فَرِيّاً[۳]، مَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيّاً۔ اس طہارت کے بدلے میں اللہ تعالی جناب مریم کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۷. **سچی اور راستگو**: وَأُمُّهُ صِدِّيقَة۔[۴]

۸. **کلام الٰہی کی تصدیق کرنے والی**: وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ[۵]

۹. **خاضع اور مطیع امر الٰہی**: وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ[٦]

۱۰. **اللہ کی نشانی**: جَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ[۷]، وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً[۸]

جناب زکریا کی زوجہ (جناب یحییٰ کی والدہ)

قرآن کی چار آیتوں میں جناب زکریا کی زوجہ یعنی جناب یحییٰ کی والدہ کا تذکرہ ملتا ہے:

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ۔ ترجمہ: انھوں نے عرض کی کہ میرے یہاں کس طرح اولاد ہوگی جب کہ مجھ پر بڑھاپا

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۴۲
۲۔ سورہ مریم، آیت ۲۰
۳۔ سورہ مریم، آیت ۲۷
۴۔ سورہ مائدہ، آیت ۷۵
۵۔ سورہ مریم، آیت ۱۲
٦۔ سورہ تحریم، آیت ۱۲
۷۔ سورہ انبیاء، آیت ۹۱
۸۔ سورہ مؤمنون، آیت ۵۰

آ گیا ہے اور میری عورت بھی بانجھ ہے تو ارشاد ہوا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے۔[1]

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۔ترجمہ: اور مجھے اپنے بعد اپنے خاندان والوں سے خطرہ ہے اور میری بیوی بانجھ ہے تو اب مجھے ایک ایسا ولی اور وارث عطا فرمادے۔[2]

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۔ترجمہ: زکریا نے عرض کی پروردگار میرے فرزند کس طرح ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بڑھاپے کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔[3]

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ۔ترجمہ: تو ہم نے ان کی دعا کو بھی قبول کرلیا اور انہیں یحیٰی جیسا فرزند عطا کردیا اور ان کی زوجہ کو صالحہ بنادیا کہ یہ تمام وہ تھے جو نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تھے اور رغبت اور خوف کے ہر عالم میں ہم ہی کو پکارنے والے تھے اور ہماری بارگاہ میں گڑگڑا کر التجا کرنے والے بندے تھے۔[4]

ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے جناب زکریا کی دعا کو قبول کرلیا جب کہ ان کی زوجہ بانجھ تھیں اور انہیں یحیٰی کی شکل میں ایک وارث عطا کیا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زکریا کی زوجہ بھی صالح تھیں اور کار خیر میں پیش پیش رہتی تھیں اور اللہ کی بارگاہ میں خاضع وخاشع تھیں اور امید وبیم میں ذات الہ کو پکارتی تھیں۔

نتیجہ

زنان صالح سے متعلق ۶۳ آیتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عورتوں کے خاندانی ماحول ان کی تربیت اور شخصیت میں اہم کردار ادا کیا ہے اور نو صالح خواتین میں سے جن کا تذکرہ قرآن میں موجود

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۴۰
۲۔ سورہ مریم، آیت ۵
۳۔ سورہ مریم، آیت ۸
۴۔ سورہ انبیا، آیت ۹۰

ہے، صرف زوجہ فرعون غیر مناسب ماحول میں زندگی بسر کررہی تھیں۔ فرعون کے محل میں آنے سے قبل جناب آسیہ کے حالات کیا تھے، اس کے بارے میں ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے لیکن ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ زوجہ فرعون پاک ضمیر خاتون تھیں۔

مذکورہ آیتوں کے مطالعہ سے صالح خواتین کی مندرجہ ذیل خصوصیات سامنے آتی ہیں: اللہ تعالی کی ذات پر یقین اور اس کی بارگاہ میں خضوع و خشوع، توکل، سختیوں کا مقابلہ، عفاف و پاکدامنی، نامحرموں سے دوری، اہل تدبیر، رحمت الٰہی کی امیدوار، خوف و رجائے الٰہی سے متصف، حسن شہرت، اجتماعی مسائل میں سرگرم، کار خیر میں پیش قدم، امین و خیر خواہ مشاور، الٰہی نعمتوں پر شاکر، راست گوئی اور درست کرداری اور کلام الٰہی کی تصدیق کرنے والی۔

منابع و مآخذ:

قرآن کریم، ترجمہ بہاء الدین خرمشاہی، نیلوفر وجامی، تہران، ۱۳۷۵

- آمدی، عبدالواحد، غرر الحکم ودرر الکلم، ترجمہ محمد علی انصاری، دار الکتاب، قم
- اسعدی، مرتضٰی، جہان اسلام، مرکز نشر دانشگاہی، تہران، ۱۳۶۶
- بلاغی، صدرالدین، قصص قرآن (ج ۱۸)، امیر کبیر، تہران، ۱۳۸۱
- جر، خلیل، فرہنگ لاروس (ج ۱و۲)، ترجمہ سید حمید طبیبیان، امیرؑ کبیر، تہران، ۱۳۶۳
- جوادی آملی، عبداللہ، زن درآئینہ جلال وجمال، اسراء، قم، ۱۳۸۱
- حکیمی، محمد رضا، محمد حکیمی و علی حکیمی، الحیاۃ (ج ۳و۴)، ترجمہ احمد آرام، دلیل ما، قم، ۱۳۸۴
- خلیلیان، سید خلیل، سیمای زن در قرآن (ج ۲)، شرکت سہامی انتشار، تہران، ۱۳۵۲
- رازی، ابوالفتوح، روض الجنان وروح الجنان فی تفسیر القرآن (ج ۴و۱۰)، تصحیح دکتر محمد جعفر یاحقی ودکتر محمد مہدی ناصح، بنیاد پژوہش ہای اسلامی، مشہد، ۱۳۷۲
- رسولی محلاتی، سید ہاشم، قصص قرآن یا تاریخ انبیاء (ج ۳)، علمیہ اسلامیہ، تہران، ۱۳۶۱
- سیاح، احمد، فرہنگ جامع عربی- فارسی (جلد ۴، ۳، ۲، ۱)، کتابفروشی اسلامی
- سیوطی، جلال الدین، الاتقان (ج ۱)، ترجمہ محمد جعفر اسلامی، بنیاد علوم اسلامی، ۱۳۶۲
- شعرانی، میرزاابوالحسن، نثر طوبی (ج ۲)، کتابفروشی اسلامیہ، تہران، ۱۳۹۸ق
- طالقانی، محمود، پرتوی از قرآن (قسمت پنجم)، شرکت سہامی انتشار تہران؛ ۱۳۵۸

❖ طباطبائی، محمد حسین، المیزان (ج ۵ ، ۶، ۲۰، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۸) ترجمہ عبدالکریم نیری بروجردی، موٴسسہ مطبوعات دار العلم، قم، ۱۳۴۶
❖ طبرسی، ابوعلی الفضل بن الحسن، مجمع البیان (۴، ۵، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۲۳، ۲۵،)، ترجمہ سید ابراہیم میر باقری، فراہانی، تہران، ۱۳۵۰
❖ طریحی، شیخ فخر الدین، مجمع البحرین (ج ۲)، کتاب فروشی مرتضوی، تہران، ۱۳۶۲
❖ عبدالباقی، محمد فواد، المعجم لمفہرس لالفاظ القرآن الکریم، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۶۴ق
❖ قرائتی، محسن، تفسیر نور (ج ۳، ۵، ۷، ۹، موٴسسہ در راہ حق، قم، ۱۳۷۵
❖ قرشی، سید علی اکبر، قاموس قرآن (ج ۱، ۲، ۳ ،۵ ،۷ و ۸) ، دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ۱۳۶۱
❖ کاشانی، موسیٰ فتح اللہ ، منہج الصادقی فی الزام المخالفین (جلد ۲ تا ۷ وجلد ۹)، با مقدمہ و پاورقی سید ابو الحسن مرتضوی و تصحیح علی اکبر غفاری، کتابفروشی علمیہ اسلامیہ، تہران
❖ لاپیدوس، ایرام، تاریخ جوامع اسلامی قرون نوزدہم وبیستم (ج ۲)، ترجمہ محسن مدیر شانہ چی، بنیاد پژوہش ھای اسلامی آستان قدس رضوی، مشہد، ۱۳۷۶
❖ مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونہ (۲، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۲۲، ۲۴) دار الکتب الاسلامیہ، تہران
❖ نجار، عبدالوہاب، قصص الانبیاء، قاہرہ موٴسستہ الحلبی وشرکاء، ۱۹۶۶م